Ataunnabi.com

محرّمُ الحرام کے فضائل و اعمال

مع محرم الحرام سے متعلقہ امور کی شرعی حیثیت

مؤلف

ابوالحسن محمد ربیع العالم مدنی حفظہ اللہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محرم الحرام کے فضائل واعمال

مع محرم الحرام سے متعلقہ امور کی شرعی حیثیت

مؤلف

ابوالحسن محمد ربیع العالم مدنی حفظہ اللہ

(ایم اے اسلامیات)

ناشر

جہانِ حمد پبلی کیشنز کراچی پاکستان

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

﴿شرفِ انتساب﴾

راکبِ دوشِ مصطفٰے ﷺ، جگر گوشۂ مُرتضٰی، دِل بندِ فاطِمہ،

سلطانِ کربلا، سید الشہدا، حضرتِ **سیِّدُنا امام حسین** رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن،

میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش کرنے والے آپ کے تمام رفقاء

رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

اور

میرے والدین، اساتذہ اور مشائخ

اطال اللہ فی عمرھم وجزاھم اللہ فی الدارین

کے نام

﴿گر قبول افتد زہے عزوشرف﴾

محمد ربیع العالم مدنی غفرلہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

﴿مضامین کی ایک جھلک﴾

ابتدائیہ 6
ماہ محرم الحرام کے فضائل 8
افضل عشرے 9
اللہ تعالیٰ کا مہینہ 9
ماہ رمضان کے بعد افضل روزے 10
محرم کے ہر دن کے روزے کا ثواب 10
یوم عاشورہ کے فضائل 12
یوم عاشورہ کا روزہ 13
یوم عاشورہ اور غلاف کعبہ 13
زمانہ جاہلیت اور عاشوراء کا روزہ 14
قوم یہود اور عاشورہ کا روزہ 14
یہودیوں کی مخالفت کرو! 15
عاشورہ کے روزے کی فضیلت 16
عاشورہ کے دن کرنے والے کام 17
فاتحہ وایصال ثواب کرنا 17
کھچڑا یا دلیم بنانا 18

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عاشورہ کے دن دستر خوان میں وسعت کرنے کی برکت 19
عاشورہ کے دن سرمہ لگانے کی فضیلت 20
عاشورہ کے دن کرنے والے 13 کام 20
سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی یاد میں محافل کا اہتمام کریں 21
محرم الحرام میں ہونے والے خرافات کا جائزہ 23
پیک بننا 23
بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے کی منت ماننا کیسا؟ 24
کونسی منت مانی جائے؟ 24
تعزیہ داری 25
تعزیہ داری سے متعلق شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ 26
تعزیہ داری سے متعلق امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ 26
تعزیہ داری سے متعلق مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ 27
تعزیہ داری سے متعلق حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ 27
تعزیہ داری سے متعلق مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ 28
تعزیہ داری سے متعلق مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ 28
ان امور کا تذکرہ جن کے سبب تعزیہ داری ناجائز و حرام ہے 29
کیا ان خرافات سے بچ کر بھی جواز کی کوئی صورت ہے؟ 30
بدعتِ سیئہ کو اچھا اور باعثِ قرب الٰہی سمجھنے کا شرعی حکم 31
تعزیہ کو "شعائر اللہ یعنی اللہ کی نشانیاں" کہنا کیسا؟ 33

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تعزیہ داری کے جلوس میں شرکت کا حکم 33
بچوں کو تعزیہ دکھانا اور عورتوں کو ایسے جلسوں میں جانے کی اجازت دینا کیسا؟ 34
تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے ؟ 35
مصنوعی کربلا جانا 35
حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی مہندی 35
محرم میں سبز اور سیاہ کپڑے پہننا 36
مرثیہ سننا کیسا؟ 36
تعزیہ داری سے متعلق ایک فتویٰ مع ۷۵ علمائے کرام ومفتیان عظام کی تصدیقات 38
دعائے عاشورہ 45
ماخذ ومراجع 46

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

﴿ابتدائیہ﴾

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام، خلیفہ دوئم امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت سے شروع ہوتا ہے اور اسی مہینہ کی دسویں تاریخ کو نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے دینِ اسلام کو بچانے کی خاطر اپنے رفقاء سمیت اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اپنے خون سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی۔ یاد رہے! ماہ محرم الحرام اور یوم عاشورہ کی عظمت و اہمیت کا تعلق صرف واقعہ کربلا سے نہیں بلکہ یہ مہینہ حرمتوں والے مہینوں میں سے ایک ہے جس کی عظمت و اہمیت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور اُمَمِ سابقہ میں بھی اس مہینہ کی انتہائی تعظیم کی جاتی تھی۔ اس مہینہ میں ہونے والے واقعات تاریخ میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ مزید معلومات کے لئے راقم الحروف کا رسالہ "حرمتوں والے مہینے، عظمت و اہمیت مع کلینڈر کی تاریخ" کا مطالعہ کریں۔

محرم الحرام جسے اسلام میں انتہائی عظمت حاصل ہے اس کے باوجود اس مہینہ میں بالعموم اور عاشورہ کے دن بلخصوص لوگ خرافات میں مبتلا ہو کر ناجائز و حرام کاموں میں پڑ جاتے ہیں جن کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ جیسے: پیکیہ بننا یا اپنے بچوں کو پیکیہ بنانا یا پیکیہ بنانے کی منت ماننا، فقیر بنانا، گھروں میں ایسے لوگوں کو بلا کر نوحہ پڑھا کر جھومانا، مصنوعی کربلا جانا، محرم کی پہلی تاریخ کو مصنوعی کربلا کی مٹی لا کر عاشورہ کے دن ٹھنڈا کرنا، تعزیہ داری، ڈھول تاشے،

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اکھاڑے، جھرنا کھیلنا، ماتم کرنا یا سننا، عاشورہ کے دن مردوں اور عوتوں کا میلہ وغیرہ جیسے خرافات بدعت سیئہ، ناجائز و حرام ہیں۔

علمائے اہلسنت کے فتاویٰ جات سے اخذ شدہ یہ مختصر رسالہ حق کے متلاشی کے لئے ان شاء اللہ نفع بخش ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ایام میں اعمال صالحہ کرنے اور خرافات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں، میں شکر گزار ہوں بالخصوص علامہ سید طارق حسین بخاری مدظلہ العالی، پیر زادہ سید خالد ہاشمی قریشی مدظلہ العالی اور اپنے ان احباب کا جنہوں نے اس رسالہ کی اشاعت میں خلوص نیت کے ساتھ حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ مجھ سمیت ان تمام کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

طالب دعا

محمد ربیع العالم مدنی عفی عنہ

۲۹ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ

بروز منگل 21 جولائی 2020ء

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ربِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَا قِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلاَ ۃُ وَالسَّلاَمُ علیٰ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ وَقَائِدِغُرِّالْمُحَجَّلِیْنَ وَعَلیٰ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّا ھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُتَمَثِّلِیْنَ بِآدَابِہٖ وَسُنَّتِہٖ الیٰ یَوْمِ الدِّیْن،اَمَّابَعْد

ماہِ محرم الحرام کے فضائل

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ روایات میں محرم کے دو مزید نام آئے ہیں۔ ا۔ محرم الحرام کو اس کی بہت زیادہ حرمت ہونے کی وجہ سے شَھْرُ اللّٰہِ الْاَصَم (اللہ تعالیٰ کا بہرہ مہینہ) بھی کہا جاتا ہے۔(لطائف المعارف، صفحہ نمبر 79)

۲۔ محرم الحرام کو شَھْرُ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کا مہینہ) بھی کہتے ہیں اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ محرم الحرام کی حرمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے مخلوق میں سے کسی کو تبدیلی کا اختیار نہیں ہے جیسے زمانہ جاہلیت میں لوگ محرم الحرام کو حلال کر لیتے تھے اور اس کی جگہ صفر المظفر کو حرمت والا مہینہ قرار دیتے تھے۔(لطائف المعارف، صفحہ نمبر 82)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ

ترجمہ: فجر کی قسم اور دس راتوں کی۔ (سورۃ الفجر:1-2)

آیت کریمہ میں فجر سے مراد تین اقوال ہیں۔ ا۔ پہلا قول یہ ہے کہ اس سے مراد یوم نحر یعنی دس ذوالحج کی فجر ہے۔ ۲۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد ذوالحجۃ کی صبح ہے کیونکہ اس

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے ساتھ ہی دس راتوں کا ذکر ہے۔ ۳۔ اور تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد ماہ محرم الحرام کی صبح ہے کیونکہ وہ ہر سال کا پہلا دن ہے۔

آیت کریمہ میں **دس راتوں** کے بارے میں بھی تین اقوال ہیں۔ ا۔ پہلا قول یہ ہے کہ دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں کیونکہ ان دنوں میں مسلمان حج کے افعال میں مشغول ہوتے ہیں۔ ۲۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد محرم الحرام کے ابتدائی دس دن ہیں جن میں دس محرم یوم عاشورہ بھی شامل ہے۔ ۳۔ تیسرا قول ان راتوں سے مراد رمضان کا آخری عشرہ ہے۔ (ملخص از تبیان القرآن، جلد 12، تحت الآیۃ)

افضل عشرے:

عشرہ کے اعتبار سے افضل دو عشرے ہیں: یعنی ذی الحج کا پہلا عشرہ اور آخری عشرہ۔ ان دونوں عشروں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت محرم الحرام کے پہلے عشرے کی ہے۔ پس ان ایام میں اعمال کی بجا آوری بقیہ مہینوں میں اعمال بجالانے سے افضل ہے۔

(قوت القلوب اردو، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 312)

حضرت ابو عثمان نہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین عشروں کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ ا۔ رمضان المبارک کا آخری عشرہ۔ ۲۔ ذوالحجۃ الحرام کا پہلا عشرہ۔ ۳۔ محرم الحرام کا پہلا عشرہ۔ (لطائف المعارف، صفحہ نمبر 80)

اللہ تعالیٰ کا مہینہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رمضان کے بعد کس مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے صرف ایک آدمی کو

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا۔ اس وقت میں بھی پیارے آقا ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: " إن كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فإنه شهر الله، فيه يوم تاب فيه على قوم، ويتوب فيه على قوم آخرين" ترجمہ: اگر تو رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کے روزے رکھا کر کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور دوسری قوم کی توبہ بھی قبول کرے گا۔ (سنن الترمذی، حدیث نمبر 741)

ماہ رمضان کے بعد افضل روزے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أفضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم، وأفضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل" ترجمہ: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر 1163)

محرم کے ہر دن کے روزے کا ثواب:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من صام يوم عرفة كان له كفارة سنتين, ومن صام يوما من المحرم فله بكل يوم ثلاثون يوما" ترجمہ: جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے وہ اس کے لئے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور جو شخص محرم کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اسے ہر ایک دن کے بدلے تیس دنوں کا ثواب ملتا ہے۔ (معجم الصغیر، حدیث نمبر 963، معجم الکبیر، حدیث نمبر 11081)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

قارئین کرام! ماہِ محرم کے تو کیا ہی کہنے ہیں! اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کو بے شمار عظمتیں عطا فرمائی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ رمضان المبارک کے بعد محرم کا روزہ افضل ہے اور اس کے ہر دن کے روزے کے بدلے تیس دنوں کے روزے کا ثواب ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ماہِ محرم میں کثرت سے روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سال بھر حفاظت کا نسخہ

یکم محرم الحرام کو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" 130 بار لکھ کر یا لکھوا کر جو کوئی اپنے پاس رکھے گا ان شاء اللہ عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی بُرائی نہ پہنچے، لکھنے میں اعراب کی ضرورت نہیں، دائرے والے حروف کے دائرے کھلے رکھے مثلاً: اللہ میں، ہ، کا اور رحمن اور رحیم میں، م، کا دائرہ کھلا ہو۔

(فیضان سنت جلد اول، صفحہ نمبر 136)

(شمس المعارف مترجم، صفحہ نمبر 74)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

یومِ عاشورہ کے فضائل

محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو "**عاشورہ**" کہتے ہیں۔ اسے عاشورہ کیوں کہتے ہیں؟ اس بارے میں علماء کی رائے مختلف ہے۔ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ محرم کی دسویں تاریخ ہونے کی وجہ سے اس دن کو عاشورہ کہا جاتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ اس روز دس انبیائے کرام علیہم السلام کو دس کرامتیں حاصل ہوئیں اس لئے اس دن کو یوم عاشورہ کہتے ہیں۔

۱۔ اس دن حضرت موسٰی علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و ستم سے نجات ملی اور فرعون اپنے لشکر کے ساتھ دریائے نیل میں غرق ہو گیا۔ ۲۔ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔ ۳۔ حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ ۴۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ ۵۔ اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کنویں سے نکالے گئے۔ ۶۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت اسی دن ہوئی اور اسی دن آسمانوں کے جانب اٹھا لئے گئے۔ ۷۔ اسی دن حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ اللہ تعالٰی نے قبول فرمائی۔ ۸۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ ۹۔ اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹی۔ ۱۰۔ اسی دن ہمارے آقا و مولٰی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نوید ملی "**غفر لہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر**"۔ اس انداز میں دس انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں بعض علماء نے ذکر کیا کہ اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دور ہوئی اور

اسی روز حضرت سلیمان علیہ السلام کو دنیا کی بادشاہی دی گئی۔ (عمدۃ القاری، جلد نمبر 11، صفحہ نمبر 118)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

یوم عاشورہ کا روزہ:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اہل عرب رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے سے قبل یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور یہ وہ دن تھا جس دن کعبۃ اللہ شریف پر غلاف چڑھایا جاتا تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزے فرض کر دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " من شاء أن يصومه فليصمه، ومن شاء أن يتركه فليتركه " ترجمہ: جو اس دن کا روزہ رکھنا چاہے رکھے اور جو ترک کرنا چاہے ترک کر دے۔

(صحیح البخاری، حدیث نمبر 1592)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کسی دن کے روزے کا اہتمام اور قصد کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے عاشورہ کا روزہ اور رمضان کے مہینے کا۔

(صحیح البخاری، حدیث نمبر 2006)

یوم عاشورہ اور غلاف کعبہ:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نمبر "۱۵۹۲" کی شرح میں فرماتے ہیں۔ اس سے وہ وقت معلوم ہوتا ہے جس میں ہر سال (زمانہ جاہلیت میں) لوگ کعبۃ اللہ شریف پر غلاف چڑھایا کرتے تھے اور وہ یوم عاشوراء ہے۔ (فتح الباری، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 455)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: قریش کا یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا سبب یہ تھا کہ شاید انہوں نے گزشتہ شریعت سے اس کو پایا ہو، اسی لئے اس دن کی تعظیم کعبۃ اللہ شریف پر غلاف چڑھا کر کیا کرتے تھے۔ (فتح الباری، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 246)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

زمانہ جاہلیت اور عاشوراء کا روزہ:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔دورِ جاہلیت میں قریش نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جو ان پر بڑا گراں گزرا تو ان سے کہا گیا کہ تم لوگ عاشوراء کا روزہ رکھو یہ تمہارے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا۔ پھر اس وقت سے قریش عاشوراء کا روزہ رکھنے لگے۔

(فتح الباری، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 773)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو آپ ﷺ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور (لوگوں کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ (صحیح البخاری، حدیث نمبر 2003، صحیح مسلم، حدیث نمبر 2533)

قوم یہود اور عاشورہ کا روزہ:

اللہ ربُّ العالمین نے جب فرعون اور اس کی قوم کو دریائے نیل میں غرق کر دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بطورِ شکر اس دن کا روزہ رکھا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا۔ یہود یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو (فرعون سے) نجات عطا فرمائی تھی اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کے (شریک مسرت ہونے میں) ہم تم سے زیادہ مستحق

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہیں پھر آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔
(صحیح البخاری، حدیث نمبر 2004)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا اس لئے اس دن کی تعظیم کی وجہ سے ہم اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہ نسبت ہمارا موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ تعلق ہے پھر آپ ﷺ نے اس دن کے روزے کا حکم دیا۔
(صحیح البخاری، حدیث نمبر 3943، صحیح مسلم، حدیث نمبر 2552)

یہودیوں کی مخالفت کرو!

یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ رہے اس لئے نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: دسویں محرم کے روزہ کے ساتھ نویں یا گیارہویں کا روزہ بھی ملا لیا جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جس وقت رسول اکرم ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ تو وہ دن ہے جو یہود و نصاریٰ کے ہاں بڑا باعظمت ہے اور چونکہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت ہمارا شیوہ ہے لہٰذا ہم روزہ رکھ کر اس دن کی عظمت کرنے میں یہود و نصاریٰ کی موافقت کیسے کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کو ضرور روزہ رکھوں گا۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر 1134)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عاشوراء کے روزے کے تعلق سے فرمایا: یہ روزے رکھو، یہودیوں کی مخالفت کرو اور اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔ (مسند البزار، حدیث نمبر 5238)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

قارئین کرام! ہمیں چاہئے کہ عاشورہ کے ساتھ اس سے قبل یا بعد بھی روزہ رکھ لیں۔ تاکہ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل ہو جائے۔

عاشورہ کے روزے کی فضیلت:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "صيام يوم عاشوراء احتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله" ترجمہ: مجھے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ یوم عاشورا کا روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر 1162)

﴿ماہِ محرم میں ان کتابوں کا مطالعہ کریں﴾

واقعہ کربلا سے آگاہی حاصل کرنے کی خاطر مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ مفید ہے۔

نام کتاب	مصنف
آئینہ قیامت	شہنشاہ سخن، استاذ زمن، برادر اعلحضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
سوانح کربلا	صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
شام کربلا	خطیب اعظم پاکستان علامہ شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عاشورہ کے دن کرنے والے کام

قارئین کرام! ہمیں ماہِ محرم میں اور بالخصوص عاشورہ کے دن نیک اعمال کی طرف رغبت کرنی چاہئے۔ ابن شاہین کہتے ہیں: (ہمارے اسلاف سے) ہم تک پہنچنے والی خبروں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب، ابو موسیٰ اشعری، علی بن الحصین، سعید بن جبیر اور طاؤس بن کیسان رضی اللہ عنہم دس محرم کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ ایک عظیم دن ہے۔ لہٰذا اس میں جو ممکن ہو سکے نیکی کا کام کرنا چاہئے۔ یہ دن اور اس طرح کے دوسرے دن نیکیوں کے موسم ہوتے ہیں تو تم ان کو غنیمت جانو اور غفلت سے بچو۔ (التبصرہ، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 8)

ذیل میں عاشورہ کے دن کرنے والے کام کی کچھ تفصیل بیان کی جارہی ہے۔

روزہ رکھنا:

عاشورہ کے دن کا خصوصی عمل تو روزہ رکھنا ہے جس کی تفصیل گزری کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ یوم عاشورا کا روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر 1162)

فاتحہ وایصال ثواب کرنا:

امام حسین شہیدِ کربلا اور دیگر شہدائے کرام رضی اللہ عنہم کے نام پر قرآن خوانی کا اہتمام کریں، جس قدر ممکن ہو صدقہ و خیرات اور ایصال ثواب کریں۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ماہِ محرم میں دس ۱۰ دنوں تک، خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصال ثواب کرتے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصال ثواب

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کرو مندوب ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگادیتے ہیں، جاڑوں (سردی) میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے جو کار خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہو سکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہو سکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ (بہار شریعت، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 644)

کھچڑا یا دلیم بنانا:

دس محرم کو بڑے اہتمام سے حضرات شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے ایصال ثواب کے لئے کھچڑا بنایا جاتا ہے۔ امام اہلسنت احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کھچڑا بنانا کہاں سے ثابت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: رہا یہ کہ کھچڑا بنانا کہاں سے ثابت ہوا، جہاں سے شادی کا پلاؤ، دعوت کا زردہ ثابت ہوا۔ یہ تخصیصات عرفیہ ہیں نہ کہ شرعیہ، ہاں جو اسے شرعاً ضروری جانے وہ باطل پر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 494)

قارئین کرام! کھچڑا یا دلیم بنانا اور ایصال ثواب کر کے لوگوں میں تقسیم کرنا جائز ہے اور کارِ ثواب ہے۔ لیکن یاد رکھیں! ایسا بھی نہیں ہونا چاہئے کہ بس دلیم بنانے میں اس قدر مگن ہو جائیں کہ لوگوں کے حقوق تلف ہوں۔ جیسے گلیوں اور سڑکوں کو بند کر دینا جس کی وجہ سے لوگوں کو آنے جانے میں تکالیف کا سامنا کرنا پڑے، رات بھر اسپیکروں میں فل ساؤنڈ میں نعتیں، قوالیاں یا پھر ماتم سننا اور محلہ والوں کو، سونے والوں کو حتیٰ کہ بیمار افراد کو اذیت و تکلیف میں مبتلا کرنا۔ یاد رہے! ماتم کرنا اور ماتم سننا ناجائز و حرام ہے۔ نیک کام کے ساتھ حرام کاموں کی آمیزش

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کر کے کہیں ایسا نہ ہو حاصل ہونے والے ثواب کے بدلے حقوق العباد تلف کرنے کا گناہ اور حرام کام میں مبتلا ہونے کا بوجھ بھی کاندھے پر ڈال دیا جائے۔ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔

دلیم بنائیں لیکن اپنے اوقات کا درست استعمال کرتے ہوئے اس رات نمازیں پڑھ کر، تلاوتِ قرآن کریم اور ذکر واذکار کرتے ہوئے بھی گزریں کیونکہ یہ وہ رات ہے جس میں نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے رفقاء رضی اللہ عنہم نے اللہ کی یاد میں، اس کی عبادت کرتے ہوئے، اس کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر گزاری تھی۔ اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

عاشورہ کے دن دسترخوان میں وسعت کرنے کی برکت:

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن اہل وعیال کے رزق میں وسعت کرنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من وسع على عياله في النفقة يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته" (المعجم الکبیر، حدیث نمبر 10007، شعب الایمان، حدیث نمبر 3513)

"قال سفيان: إنا قد جربناه فوجدناه كذلك" (مشکاۃ المصابیح، حدیث نمبر 1926)

ترجمہ: جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے کھانے میں وسعت کی اللہ تعالیٰ سارا سال اس کے رزق میں وسعت فرمائے گا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہم نے اس حدیث کا تجربہ کیا تو ایسے ہی پایا۔

قارئین کرام! یہ عمل رزق میں برکت کا بہترین نسخہ ہے جس پر ہمارے اسلاف نے بارہا تجربہ کیا لہٰذا اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ وہ عاشورہ کے دن اہل وعیال کے دسترخوان کو وسیع کرے اور مختلف قسم کے کھانے ان کے لئے پیش کرے۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عاشورہ کے دن سرمہ لگانے کی فضیلت:

عاشورہ کے دن اثمد سرمہ آنکھوں میں لگانے سے سارا سال آنکھیں نہ دکھنے کی فضیلت حدیث شریف میں آئی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من اكتحل يَوْم عَاشُورَاء بالإثمد لم ترمد عينه أبدا" (1)

ترجمہ: جو شخص عاشورہ کے دن اثمد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں گی۔ (شعب الایمان، حدیث نمبر 3797)

عاشورہ کے دن کرنے والے 13 کام:

علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عاشوراء کے دن علماء نے دن چیزوں کو مستحب لکھا ہے بعض عالموں نے ان کو ارشاد نبوی کہا ہے اور بعض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بتایا ہے۔ بہر حال یہ سب اچھے اعمال ہیں لہٰذا ان کو کرنا چاہئے۔

1۔وحديث الاكتحال هو ما رواه البيهقي وضعفه «من اكتحل بالإثمد يوم عاشوراء لم ير رمدا أبدا» ورواه ابن الجوزي في الموضوعات «من اكتحل يوم عاشوراء لم ترمد عينه تلك السنة» فتح. قلت: ومناسبة ذكر هذا هنا أن صاحب الهداية استدل على عدم كراهة الاكتحال للصائم بأنه – عليه الصلاة والسلام – قد ندب إليه يوم عاشوراء وإلى الصوم فيه. قال في النهر: وتعقبه ابن العز بأنه لم يصح عنه – صلى الله عليه وسلم – في يوم عاشوراء غير صومه وإنما الروافض لما ابتدعوا إقامة المأتم وإظهار الحزن يوم عاشوراء لكون الحسين قتل فيه ابتدع جهلة أهل السنة إظهار السرور واتخاذ الحبوب والأطعمة والاكتحال، ورووا أحاديث موضوعة في الاكتحال وفي التوسعة فيه على العيال. اهـ.

وهو مردود بأن أحاديث الاكتحال فيه ضعيفة لا موضوعة كيف وقد خرجها في الفتح ثم قال: فهذه عدة طرق إن لم يحتج بواحد منها، فالمجموع يحتج به لتعدد الطرق۔

(رد المحتار علی الدر المختار، 2/418)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۱) روزہ رکھنا۔ (۲) صدقہ کرنا۔ (۳) نماز نفل پڑھنا۔ (۴) ایک ہزار مرتبہ قُلْ ھُوَ اللہ پڑھنا۔ (۵) علماء کی زیارت (کرنا)۔ (۶) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ (۷) اپنے اہل وعیال کے رزق میں وسعت کرنا۔ (۸) غسل کرنا۔ (۹) سرمہ لگانا۔ (۱۰) ناخن تراشنا۔

اور بعض کتابوں میں لکھا ہے ان دس چیزوں کے علاوہ تین چیزیں اور بھی مستحب ہیں۔

(۱) مریضوں کی بیمار پرسی کرنا۔ (۲) دشمنوں سے ملاپ کرنا۔ (۳) دعائے عاشور[2] پڑھنا۔

(جنتی زیور، صفحہ نمبر 158)

سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی یاد میں محافل کا اہتمام کریں:

شہیدِ کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر محافلوں کا اہتمام کریں۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عشرۂ محرم میں مجلس منعقد کرنا اور واقعات کربلا کو بیان کرنا جائز ہے جبکہ روایاتِ صحیحہ بیان کی جائیں ان واقعات میں صبر و تحمل رضا و تسلیم کا بہت درس ہے اور پابندی احکام شریعت و اتباعِ سنت کا زبردست عملی ثبوت ہے کہ دین حق کی حفاظت میں تمام اعزہ واقربا ورفقاء اور خود اپنے آپ کو راہ خدا میں قربان کیا اور جزع وفزع کا نام بھی نہ آنے دیا مگر اس مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر خیر ہو جانا چاہئے تاکہ اہل سنت اور شیعوں کی مجالس میں فرق وامتیاز رہے۔ (بہار شریعت، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 646)

حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بے شک بے شبہ حضرات امامین سیدین شہیدین حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے پاک ذکر مبارک کی مجلس متبرکہ اہل سنت کا

2۔ عاشورہ کی دعا آخر میں ملاحظہ کریں۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

طریقہ رضیہ رسم محمودہ مرضیہ ہے محبوبان خدا و پیشوایان دین حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کا ذکر مسلمانوں کے دین میں ذکر خدا ہی ہے کہ

مردان خدا خدا نہ باشند　　لیکن ز خدا جدا نہ باشند

ترجمہ: اللہ والے خدا نہیں ہوتے لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے۔

ظاہر ہے کہ ان مسلمانوں کو ان محبوبانِ الٰہی سے علاقہ ان کی ذوات کے لئے نہیں، اسی لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بزرگانِ خاص محبوبانِ بااختصاص ہیں ان کا ذکر وہ اسی لئے کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ الٰہی کے خاص مقبول بندے ہیں ان کا ذکر باعث رحمت و برکت اور کار ثواب ہے ان کا ذکر خدا کی عبادت اور خدا چاہے تو سببِ نجات از عذاب ہے۔ امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں "عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ"۔ ترجمہ: تذکرہ صالحین کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور خاص کر یہ ذکر شہادت تو ارشاد الٰہی (وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ) کے نیچے داخل ہے، اس ذکر سے مسلمانوں کا مقصد اپنے ان اماموں کی دینی عظمت دکھانا، حق پر استقامت اور باطل سے نفرت کی ضرورت بتانا، فسق و فجور کی عداوت اور اپنے دینی پیشواؤں کی محبت کو جس سے ایمان کو قوت پہنچتی ہے اپنے دلوں کو تازہ کرنا اور دین و مذہب پر اپنی جان و مال عزت و آبرو سب کو نثار و قربان کر دینے کا سبق اپنے ان اماموں کے اسوۂ حسنہ سے حاصل کرنا، اوروں کو ان کی ہدایت کرنا، رغبت دلانا وغیرہ وغیرہ ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ، صفحہ نمبر 441)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

محرم الحرام میں ہونے والے خرافات کا جائزہ

ماہ محرم میں حضراتِ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی محبت اور واقعہ کربلا کے نام پر جن خرافات کو رواج دیا گیا در حقیقت نفسانی خواہشات کی تسکین کے سوا کچھ نہیں اور نہ ہی شریعت اسلامیہ ان چیزوں کی اجازت دیتی ہے۔ ان خرافات میں حصہ دار بننے والے ان ایام کی حرمت کو پامال کرنے کے ساتھ ساتھ ناجائز و حرام کاموں کے ذریعے اللہ جبار و قہار اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔ ان امور کے بارے میں شریعت کے کیا احکام ہیں؟ ذیل میں علمائے اہلسنت کے اخذ شدہ فتاواجات قارئین کے سامنے پیش کئے جارہے ہیں۔ ہدایت بس اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے۔

پیک بننا:

محرم کی ۷ تا ۱۰ تاریخ تک مخصوص انداز میں رسیوں سے اپنے آپ کو باندہ کر اور گھنٹیاں لگا کر برہنہ پیر علاقوں میں گشت کرنا پیک باندھنا یا پیکیہ بننا کہلاتا ہے۔ پیکیہ بننا یا پیکیہ بننے کی یا بنانے کی منت ماننا کیسا؟

امام اہلسنت احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ پیک بننا نری نقالی اور بیہودہ بے معنی ہے اور گھنٹے لٹکانا حدیث میں منع فرمایا۔ کچھ آگے چل کر حدیث شریف نقل فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " لا نذر فی معصیة" ترجمہ: گناہ کے کام میں کوئی نذر (منت) نہیں۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 19883، فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 494)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ پیک بننا بھی بالکل ناجائز و محمل اور اس کی کمر میں گھنٹیاں باندھنا حرام۔ حدیث میں فرمایا: "لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا جرس"۔ (ترجمہ:) ایسے لوگوں کے ساتھ ملائکہ رحمت نہیں ہوتے (جس کے ساتھ گھنٹی ہو)۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 2554، فتاویٰ امجدیہ، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 13)

بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے کی منت ماننا کیسا؟

بہار شریعت میں ہے۔ عَلَم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منّت سخت جہالت ہے اور ایسی منّت ماننی نہ چاہئے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے۔ (بہار شریعت، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 318)

کونسی منت مانی جائے؟

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیار کھنے کی منّت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کرینگے تو بچہ مر جائیگا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں بچا نہ لیں گی۔

منّت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، درود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا کھلانے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منّت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دریافت بھی کرلو کہ یہ منّت ٹھیک ہے یا نہیں، وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہیں بتائے گا بلکہ ایچ پیچ سے جائز امر کو ناجائز کہہ دیگا۔ (ایضاً)

تعزیہ داری:

اردو میں تعزیہ کا معنٰی ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کی تربت، ضریح، عمارت، روضہ کی شبیہ، جسے سونے چاندی، لکڑی، بانس، کپڑے، کاغذ وغیرہ سے بناتے ہیں۔ یہ شبیہ غم، سوگ اور علامتِ محرم کے طور پر کبھی جلوس کی شکل میں لے کر نکلتے ہیں، کبھی گھروں، امام باڑوں یا کشادہ و مخصوص چبوتروں پر رکھتے ہیں جنھیں امام صاحب کا چوک کہا جاتا ہے۔

(شرح صحیح مسلم، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 491)

تعزیہ داری کہ واقعات کربلا کے سلسلہ میں طرح طرح کے ڈھانچے بناتے ہیں اور ان کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضۂ پاک کی شبیہ کہتے ہیں، کہیں تخت بنائے جاتے ہیں، کہیں ضریح بنتی ہے اور علم اور شدے نکالے جاتے ہیں، ڈھول تاشے اور قسم قسم کے باجے بجائے جاتے ہیں، تعزیوں کا بہت دھوم دھام سے گشت ہوتا ہے، آگے پیچھے ہونے میں جاہلیت کے سے جھگڑے ہوتے ہیں، کبھی درخت کی شاخیں کاٹی جاتیں ہیں، کہیں چبوترے کھودوائے جاتے ہیں، تعزیوں سے منتیں مانی جاتی ہیں، سونت چاندی کے عَلَم چڑھائے جاتے ہیں، ہار پھول ناریل چڑھاتے ہیں، وہاں جوتے پہن کر جانے کو گناہ جانتے ہیں بلکہ اس شدت سے منع کرتے ہیں کہ گناہ پر بھی ایسی ممانعت نہیں کرتے چھتری لگانے کو بہت برا جانتے ہیں۔ تعزیوں کے اندر دو مصنوعی قبریں بناتے ہیں، ایک پر سبز غلاف اور دوسری پر سرخ غلاف ڈالتے ہیں، سبز غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی قبر اور سرخ غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر یا شبیہ قبر بتاتے ہیں اور وہاں شربت مالیدہ وغیرہ پر فاتحہ دلواتے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہیں۔ یہ تصور کر کے کہ حضرت امام عالی مقام کے روضہ اور مواجہۂ اقدس میں فاتحہ دلا رہے ہیں پھر یہ تعزیے دسویں تاریخ کو مصنوعی کربلا میں لے جا کر دفن کرتے ہیں گویا یہ جنازہ تھا جسے دفن کر آئے پھر تیجہ دسواں چالیسواں سب کچھ کیا جاتا ہے اور ہر ایک خرافات پر مشتمل ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 646)

تعزیہ داری سے متعلق علمائے اہلسنت کے فتاواجات:

تعزیہ داری کا شرعاً کیا حکم ہے اس متعلق علمائے اہلسنت کے فتاواجات حسب ذیل ہیں۔

تعزیہ داری سے متعلق شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۳۹ھ فرماتے ہیں۔ تعزیہ داری، ضرائح اور قبروں کی صورتیں وغیرہ بنانا، جو عشرہ محرم الحرام میں معمول ہے، جائز نہیں۔ کیونکہ تعزیہ داری سے مراد ہے ترک لذت اور ترک زینت کرنا اور اپنی صورت مخزون و مغموم کرنا۔

(فتاوی عزیزیہ۔ اردو، صفحہ نمبر 184 ملخصاً)

اسی فتوے میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔ تعزیہ داری بدعت ہے اور ایسے ہی ضرائح، قبر کی صورتیں اور علم وغیرہ بنانا بھی۔ یعنی یہ سب بھی بدعت ہیں اور ظاہر ہے بدعت حسنہ نہیں کہ جس پر مواخذہ نہ ہو بلکہ بدعت سیئہ ہے۔ (فتاوی عزیزیہ۔ اردو، صفحہ نمبر 185)

تعزیہ داری سے متعلق امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

امام اہلسنت احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تعزیہ رائجہ مجمع بدعات شنیعہ سیئہ ہے، اس کا بنانا دیکھنا جائز نہیں، اور تعظیم و عقیدت سخت حرام و اشد بدعت۔

(فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 489)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

تعزیہ جس طرح رائج ہے ضرور بدعت شنیعہ ہے، جس قدر بات سلطان تیمور نے کی کہ روضہ مبارک حضرت امام رضی اللہ عنہ کی صحیح نقل تسکین شوق کو رکھی وہ ایسی تھی جیسے روضہ منورہ وکعبہ معظمہ کے نقشے اس وقت تک اس قدر حرج میں نہ تھا اب بوجہ شیعی وشبیہ اس کی بھی اجازت نہیں، یہ جو باجے، تاشے، مرثیے، ماتم، برق پری کی تصویریں، تعزیے سے مرادیں مانگنا اس کی منتیں ماننا، اسے جھک جھک کر سلام کرنا، سجدہ کرنا وغیرہ وغیرہ بدعات کثیرہ اس میں ہو گئی ہیں اور اب اسی کا نام تعزیہ داری ہے یہ ضرور حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 504)

تعزیہ داری سے متعلق مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

تعزیہ داری ناجائز وبدعت ہے اور ایک نہیں بلکہ بدعات کثیرہ پر مشتمل۔

(فتاویٰ امجدیہ، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 15)

تعزیہ داری سے متعلق حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

مروجہ تعزیہ داری حرام ہے اور صرف نقشہ بنانا جائز ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ، صفحہ نمبر 10)

ایک اور فتویٰ میں مروجہ تعزیہ داری کے ناجائز وحرام ہونے کی وجوہات تفصیلاً لکھتے ہیں جو کہ اختصاراً پیش خدمت ہے۔

ا۔ یہ تعزیہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ کا صحیح نقشہ نہیں۔ نہ تو تعزیہ بنانے والوں نے کربلا معلیٰ جا کر وہاں کا روضہ دیکھا اور نہ وہاں کا صحیح نقشہ دیکھ کر اس کی نقل کی ہے بلکہ ہر تعزیہ دار علیحدہ فیشن کا تعزیہ بناتا ہے۔ اب اس غلط اور جعلی نقشہ کو سید الشہداء کے روضہ کی تصویر سمجھ کر اس کی تعظیم کرنا حرام ہے۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۲۔اس تاریخ میں مروجہ جلوس نکالنا یزیدیوں کی نقل ہے کہ انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر اور باقی قیدی اہل بیت کا جلوس نکالا یہ مسلمان ان کی نقل کرتے ہیں۔

۳۔تعزیہ بنا کر اس کو دفن کرنا مال برباد کرنا ہے جو حرام ہے۔

۴۔اس غلط نقشہ کا جلوس نکالنا اسے کندھوں پر اٹھائے پھرنا بازاروں میں گشت کرنا فعل لغو ہے نہ اس میں دینی نفع نہ دنیاوی یہ بھی حرام ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ، صفحہ نمبر 134)

تعزیہ داری سے متعلق مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

آج کل عام طور سے جو تعزیہ بناتے ہیں اس کا بنانا اور رکھنا اور اس سلسلہ میں جو مراسم ادا کئے جاتے ہیں سب ناجائز و حرام ہیں۔ہاں اگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارکہ کا سچا نقشہ یا فوٹو اپنے گھر تبرک کے لئے رکھیں اس میں کوئی حرج نہیں۔(فتاوی بحر العلوم، جلد نمبر 5، صفحہ نمبر 448)

تعزیہ داری سے متعلق مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

ہندوستان میں جس طرح کی تعزیہ داری، باجہ اور گشت وغیرہ رائج ہے ناجائز حرام اور بدعت سیئہ ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 508)

فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے:ان تاریخوں میں تعزیہ داری کرنا، چوک پر تعزیہ کے سامنے کچھ رکھ کر نیاز فاتحہ دلانا، تعزیہ کو گاؤں و گلی کوچوں میں گھمانا، ماتم کرنا، ڈھول، تاشے طرح طرح کے باجے بجانا بجوانا، کھیل تماشہ کرنا، مصنوعی کربلا کو جانا، جلوس میں باہم مرد و عورت کا خلط ملط ہونا، عورتوں کا مرثیئے گانا، ان کا تعزیہ پر مور چھل مارنا، منت ماننا اور کسی مرد و عورت پر بابا کی سواری کا آنا یہ سب باتیں خرافات و بدعات اور سخت ناجائز و حرام ہیں۔ شریعت میں ان کی کوئی اصل و حقیقت نہیں۔ (فتاویٰ فقیہ ملت، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 59)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نوٹ: تعزیہ داری، علم شدے اور ڈھول تاشے سے متعلق ایک فتویٰ ۷۵ علمائے اہلسنت کی تصدیقات کے ساتھ اس رسالہ کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

تعزیہ کی اصل کیا تھی؟

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: تعزیہ کی اصل اس قدر تھی کہ روضہ پرنور شہزادہ گلگوں قبا حسین شہید ظلم وجفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیٰ جدہ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا اس میں شرعًا کوئی حرج نہ تھا کہ تصویر مکانات وغیر ہا ہر غیر جاندار کی بنانا، رکھنا، سب جائز، اور ایسی چیزیں کہ معظمان دین کی طرف منسوب ہو کر عظمت پیدا کریں ان کی تمثال بہ نیت تبرک پاس رکھنا قطعًا جائز۔

(فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 512)

ان امور کا تذکرہ جن کے سبب تعزیہ داری ناجائز وحرام ہے:

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ تعزیہ داری کے ناجائز و حرام ہونے کی وجوہات ایک استفتاء کے جواب میں تفصیلاً تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اول تو نفس تعزیہ میں روضہ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی، ہر جگہ نئی تراش نئی گھڑت جسے اس نقل سے کچھ علاقہ نہ نسبت، پھر کسی میں پریاں، کسی میں براق، کسی میں اور بیہودہ طمطراق، پھر کوچہ بکوچہ ودشت بدشت، اشاعتِ غم کے لئے ان کا گشت، اور ان کے گرد سینہ زنی، اور ماتم سازشی کی شورافگنی، کوئی ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے، کوئی مشغول طواف، کوئی سجدہ میں گرا ہے، کوئی ان مایہ بدعات کو معاذاللہ معاذاللہ جلوہ گاہ حضرت امام علیٰ جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ کر اس ابرک پنّی سے مرادیں مانگتا منّتیں مانتا ہے، حاجت روا جانتا ہے، پھر باقی تماشے، باجے، تاشے، مردوں عورتوں کا راتوں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کو میل، اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل ان سب پر طرہ ہیں۔ غرض عشرہ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت و محل عبادت ٹھہرا ہوا تھا، ان بیہودہ رسوم نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا پھر وبال ابتداع کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کو بھی بطور خیرات نہ رکھا، ریاء وتفاخر علانیہ ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں رزق الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے پیسے ریتے میں گر کر غائب ہوتے ہیں، مال کی اضاعت ہو رہی ہے، مگر نام تو ہو گیا کہ فلاں صاحب لنگر لٹا رہے ہیں، اب بہار عشرہ کے پھول کھلے، تاشے باجے بجتے چلے، طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم، بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم، شہوانی میلوں کی پوری رسوم، جشن یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ کہ گویا یہ ساختہ تصویریں بعینہا حضرات شہداء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جنازے ہیں، کچھ نوچ اتار باقی توڑ تاڑ دفن کر دیئے۔ یہ ہر سال اضاعت مال کے جرم ووبال جداگانہ رہے۔ اللہ تعالیٰ صدقہ حضرات شہدائے کربلا علیہم الرضوان والثناء کا ہمارے بھائیوں کو نیکیوں کی توفیق بخشے اور بری باتوں سے توبہ عطا فرمائے، آمین! **اب کہ تعزیہ داری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے قطعًا بدعت وناجائز وحرام ہے۔**

(فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 513)

کیا ان خرافات سے بچ کر بھی جواز کی کوئی صورت ہے؟

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تعزیہ داری کہ اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے قطعا بدعت وناجائز وحرام ہے۔ ان خرافات کے شیوع نے اس اصل مشروع کو بھی اب مخذور و محظور کر دیا کہ اس میں اہل بدعت سے مشابہت اور تعزیہ داری کی تہمت کا خدشہ اور آئندہ اپنی

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے ابتلائے بدعات کا اندیشہ ہے" وما یؤدی الی محظور محظور "(جو چیزیں ممنوع تک پہنچائے وہ ممنوع ہے۔ت)۔ حدیث میں ہے "اتقوا مواضع التھم "(تہمت کے مواقع سے بچو۔ت) (کشف الخفاء ومزیل الالباس، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر53)اور وارد ہوا:"من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقفن مواقف التھم "ترجمہ:جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت کے مواقع میں ہر گز نہ کھڑا ہو۔(ت) (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، جلد نمبر1، صفحہ نمبر458) لہٰذا درباره کربلائے معلی اب صرف کاغذ پر صحیح نقشہ لکھا ہوا محض بقصد تبرک بے آمیزش منہیات پاس رکھنے کی اجازت ہو سکتی ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد نمبر 21، صفحہ نمبر424)

بدعتِ سیئہ کو اچھا اور باعثِ قرب الٰہی سمجھنے کا شرعی حکم:

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۳۹ھ اپنے ایک فتویٰ میں تعزیہ داری سے متعلق امور کو بدعت سیئہ اور مذموم لکھتے ہوئے آگے رقمطراز ہیں کہ اگر مرتکب بدعت (سیئہ) بدعت (سیئہ) کو بہتر سمجھتا ہے اور یہ سمجھتا ہو کہ اس سے قرب الٰہی حاصل ہو گا تو وہ بدعت کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج[3] ہو جائے گا۔ چنانچہ یہ حکم سنن ابن ماجہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

3۔ اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا۔ شاہ صاحب کے قول "خارج اسلام ہے" سے کیا مطلب ہے یعنی ایسا شخص کافر و مرتد ہے یا گمراہ و رافضی ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: تعزیہ ضرور ناجائز و بدعت ہے مگر حاشا کفر نہیں کہ نماز جنازہ ناجائز یا ذبیحہ مردار یا بت پرستوں میں شمار ہو، افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں، یہ حدیث (یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین ترجمہ: وہ دین سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال آٹے سے نکال لیا جاتا ہے۔) ابن ماجہ قطع نظر اس سے کہ شدید الضعف ہے اپنے امثال کی طرح اسلام کامل سے مأول یا بدعت مکفرہ پر محمول، ورنہ ہر بدعت سیئہ کفر ہو جبکہ اس کا صاحب استحسان کرے اور یہی غالب ہے۔ اور

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"عن حذيفة قال قال رسول الله صل الله عليه وسلم:يخرج من الإسلام كما تخرج الشعرة من العجين"

ترجمہ:وہ دین سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال آٹے سے نکال لیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 49، فتاوی عزیزیہ اردو، صفحہ نمبر 188)

آگے لکھتے ہیں۔ اور بدعتی عام ہے خواہ خود اس نے بدعت کا اختراع کیا ہو یا نہ کیا ہو بلکہ کسی اور نے اس بدعت کا اختراع کیا ہو اور یہ شخص اس بدعت کا مرتکب ہوا ہو اور اس بدعت کو پسند کرے تو یہ شخص بھی شرعا بدعتی کہلائے گا۔ اور یہ بھی سنن ابن ماجہ میں وارد ہے۔ "أبى الله أن يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع بدعته"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی بدعت کو چھوڑ دے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 50)

اور مرتکب بدعت کے بارے میں لفظ ضال حدیث میں آیا ہے تو بدعتی کی گمراہی اس حد تک پہنچ جائے کہ وہ ایسا فعل کرے جس کے مرتکب کے بارے میں عذاب اور دوزخ کی وعید ثابت ہو تو وہ شخص شرعاً مرتکب گناہ کبیرہ ہو گا اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ شخص مرتکب گناہ صغیرہ ہو گا اور یہ فرق اس وقت ہے کہ بدعت کو اچھا نہ سمجھتا ہو۔

(فتاوی عزیزیہ اردو، صفحہ نمبر 189)

بدعت عقیدہ تو مطلقاً کفر ہو جانا لازم کہ اس کی تعریف ہی یہ کہ: ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جعل دینا قویما و صراطا مستقیما کما فی البحر الرائق ترجمہ: جو حق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (بطور یقین) ہمیں موصول ہوا اس کے خلاف کوئی نیا عقیدہ ایجاد کر کے اس کو ٹھیک اور سیدھا دین قرار دینا جیسا کہ بحر الرائق میں مذکور ہے (بدعت اعتقاد کرے)۔ (فتاوی رضویہ 21/221)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تعزیہ کو "شعائر اللہ یعنی اللہ کی نشانیاں" کہنا کیسا؟

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سوال ہوا: ایک شخص کہتا ہے کہ تعزیہ اور مسجد میں کچھ فرق نہیں بلکہ کہتا ہے کہ مسجد میں کیا ہے وہ اینٹ گارا ہی تو ہے جو وہاں سجدے کرتے ہو اور تعزیہ میں ابرق کاغذ وغیرہ ہیں۔

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص صریح گمراہ وبد عقل وبد زبان ہے، مسجد کو کوئی سجدہ نہیں کرتا، نہ اس کی حقیقت اینٹ گارا ہے بلکہ وہ زمین کہ نماز وعبادت الٰہی بجالانے کے لئے تمام حقوق عباد سے جُدا کر کے اللہ عزوجل کے حکم سے اس کی طرف تقرب کے واسطے خاص ملک الٰہی پر چھوڑی گئی اب وہ شعائر اللہ سے ہوگئی اور شعائر اللہ کی تعظیم کا حکم ہے قال اللہ تعالیٰ: وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (سورۃ الحج:32) (ترجمہ: اور جو ادب و احترام کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا تو یہ اس وجہ سے ہے کہ دلوں میں تقویٰ ہے۔) اس مجموعہ بدعات کو اس سے کیا نسبت، مگر جہل مرکب سخت مرض ہے، والعیاذ باللہ۔ (فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 525)

قارئین کرام! معلوم ہوا تعزیہ کو شعائر اللہ کہنا، صفا و مروٰی یا اس طرح کی دیگر شعائر اللہ کے ساتھ اس مجمع بدعات کو تشبیہ دینا جہالت اور ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں۔

تعزیہ داری کے جلوس میں شرکت کا حکم:

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ ۱۲۳۹ھ فرماتے ہیں۔ اس مجلس میں بہ نیت زیارت و گریہ و زاری کے بھی حاضر ہونا جائز نہیں اس لئے کہ اس جگہ کوئی زیارت نہیں کہ

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

زیارت کے لئے جائے اور وہاں چند لکڑی جو تعزیہ دار کی بنائی ہوئی ہوتی ہے وہ زیارت کے قابل نہیں بلکہ مٹانے کے قابل ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا:"من رأى منكرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان" ترجمہ: تم میں سے جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے، تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اس کو دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا سب سے معمولی درجہ ہے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر 5008، فتاوی عزیزیہ، صفحہ نمبر 186)

بچوں کو تعزیہ دکھانا اور عورتوں کو ایسے جلسوں میں جانے کی اجازت دینا کیسا؟

تخت عَلَم تعزیے وغیرہ سب ناجائز ہیں اور ناجائز کام کو بطور تماشہ دیکھنا بھی حرام "لان ماحرم فعله حرم التفرج عليه" (اس لئے کہ جس کام کا کرنا حرام ہے اس پر خوشی منانا بھی حرام ہے۔ت) اور بچوں کو دکھانے کا بھی گناہ اسی پر ہے کمافی الاشباہ وغیرہ (جیسا کہ اشباہ وغیرہ میں ہے۔ت) اور عورتوں کو ایسے جلسوں میں جانے کی اجازت دینی حرمت کے سوا سخت بے حرمتی اور نہایت بے غیرتی بھی ہے "وفی الخلاصة والدر وغير هما ان اذن كانا عاصيين" (خلاصہ، در مختار اور ان دو کے علاوہ دوسری کتب فقہ میں مرقوم ہے، اگر مرد نے (اپنی اہلیہ کو ناجائز کام کی) اجازت دی تو میاں بیوی دونوں گنہگار ہوں گے۔ت) اور اس کو ثواب سمجھنا گناہ کے علاوہ فساد عقیدہ بھی ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 173)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے ؟

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے اگرچہ حرام نہیں ہو جاتی مگر اس کے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز شرعی کی وقعت بڑھانے اور اس کے ترک میں اس سے نفرت دلانی ہے لہٰذا نہ کھائی جائے۔(فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 491)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: فاتحہ جائز ہے روٹی شیرینی شربت جس چیز پر ہو، مگر تعزیہ پر رکھ کر یا اس کے سامنے ہونا جہالت ہے اور اس پر چڑھانے کے سبب تبرک سمجھنا حماقت ہے ہاں تعزیہ سے جدا جو خالص سچی نیت سے حضرات شہدائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نیاز ہو وہ ضرور تبرک ہے وہابی خبیث کہ اسے خبیث کہتا ہے خود خبیث ہے۔ تعزیہ داروں کے شربت میں بھی شرکت نہ کرے کہ تعزیہ میں شرکت سمجھی جائے گی بلکہ الگ شربت کرے۔

(فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 498)

مصنوعی کربلا جانا:

امام اہلسنت احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عَلَم، تعزیے، مہندی، ان کی منت، گشت، چڑھاوا، ڈھول، تاشے، مجیرے، مرثیے، ماتم، مصنوعی کربلا کو جانا، عورتوں کا تعزیے دیکھنے کو نکلنا، یہ سب باتیں حرام و گناہ و ناجائز و منع ہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 498)

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی مہندی:

امام اہلسنت احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی شادی کا میدان کربلا میں ہونا جس بنا پر مہندی نکالی جاتی ہے اہلسنت کے نزدیک ثابت ہے یا نہیں؟ در

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

صورت عدم ثبوت اس واقعہ میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی صاحبزادی کی نسبت حضرت قاسم کی طرف کرنا خاندان نبوت کے ساتھ بے ادبی ہے یا نہیں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: نہ یہ شادی ثابت نہ یہ مہندی سوا اختراع اختراعی کے کوئی چیز۔ نہ یہ غلط بیانی حد خاص توہین تک بالغ۔ (فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 501)

محرم میں سبز اور سیاہ کپڑے پہننا:

محرم میں سبز اور سیاہ کپڑے علامت سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے خصوصاً سیاہ کا شعار رافضیاں لیام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ، جلد نمبر 23، صفحہ نمبر 756)

مرثیہ سننا کیسا؟

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۳۹ھ فرماتے ہیں۔ مجلس تعزیہ میں جاکر مرثیہ اور کتاب سننے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر وہ مرثیہ اور کتاب میں احوال واقع نہ ہو بلکہ کذب و افتراء ہو اور ایسا ذکر ہو جس سے بزرگوں کی تحقیر ہوتی ہو تو ایسا مرثیہ اور کتاب سننا درست نہیں بلکہ ایسی مجلس میں جانا بھی جائز نہیں۔ چنانچہ مرثیہ سننے کے بارے میں حدیث شریف میں منع وارد ہے۔

"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المراثي"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1592)

اور اگر مرثیہ اور کتاب میں احوال واقع ہو تو ایسے مرثیہ اور کتاب کے فی نفسہ سننے میں مضائقہ نہیں لیکن ہیئت اس مجلس کی جس طرح بدعتی کرتے ہیں نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس میں بدعتی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

گروہ سے مشابہت ہو جاتی ہے اور بدعتیوں کی مشابہت سے پرہیز کرنا لازم ہے چنانچہ حدیث شریف ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"من تشبه بقوم فهو منهم"

ترجمہ: جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ اسی میں سے ہے۔

(سنن ابی داود، حدیث نمبر 4031)

اور جو شخص تعزیہ داروں کی مجلس کی مانند مجلس منعقد کرے تو وہ اس حدیث کے مصداق میں بھی داخل ہے۔

"من كثر سواد قوم، فهو منهم، ومن رضي عمل قوم كان شريك من عمل به"

ترجمہ: جس نے کسی قوم کی تعداد بڑھائی تو وہ بھی انہیں میں سے ہے اور جو کسی قوم کے عمل سے خوش ہوا تو وہ بھی اس عمل کرنے والے کا شریک قرار پائے گا۔

(نصب الرایۃ لأحادیث الھدایۃ، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 346)

(فتاوی عزیزیہ اردو، صفحہ نمبر 187)

محافلِ حسین رضی اللہ عنہ کی احتیاطیں:

فتاویٰ رضویہ میں ہے۔ کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایاتِ موضوعہ وروایاتِ باطلہ پر مشتمل ہیں، یوہیں مرثیے ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ وحرام ہے۔ حدیث میں ہے:"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المراثي" ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1592)

ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں كما ذكره امام ابن حجر المكى فى الصواعق المحرقة (جیسا کہ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے صواعق محرقہ میں اسے روایت کیا ہے۔ت) ہاں اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

یااہلبیت یاصحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو، نہ وہاں بَین یانوحہ یاسینہ کوبی یا گریبان دری یاماتم یاتصنّع یاتجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ نہ ہوں توذکر شریف فضائل ومناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا بلاشبہہ موجب ثواب ونزول رحمت ہے عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة (صالحین کے ذکر پر رحمت الٰہیہ نازل ہوتی ہے۔ت)

(فتاوی رضویہ، جلد نمبر 24، صفحہ نمبر 522)

تعزیہ داری، علم شدے، ڈھول تاشے سے متعلق ایک فتویٰ

مع ۷۵ علمائے کرام ومفتیان عظام کی تصدیقات[4]

سوال نمبر 1۔ (الف) مروجہ تعزیہ داری جائز ہے یا ناجائز؟ (ب) علم شدے نکالنا تعزیہ کو شب عاشورہ گلی کوچوں میں گشت کرانا پھر اسے دسویں محرم کو مصنوعی کربلا میں لے جاکر دفن کرنا پہلی محرم سے ڈھول و تاشہ بجانا پھر عاشورہ کے دن تعزیہ کے آگے آگے باجہ بجاتے ہوئے اسے مصنوعی کربلا تک لے جانا شرعاً کیسا ہے؟ تعزیہ داری علم اور شدے کی اصل کیا ہے؟

سوال نمبر 2۔ ڈھول، تاشے اور شدے وغیرہ کو مسجد یا فنائے مسجد میں رکھنا شرعاً کیا ہے؟ نیز مسجد یا فنائے مسجد میں رکھے ہوئے ڈھول، تاشے، علم اور شدے کو باہر نکال کر پھینک دینے والا شرعاً مجرم ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

4۔ یہ فتویٰ مع جملہ تصدیقات 1388ھ میں بشکل پوسٹر شائع ہو چکا ہے۔ جسے فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف "خطباتِ محرم" میں شائع فرمایا۔ ملاحظہ کریں۔

(خطبات محرم، ص ۴۲۳ تا ۴۲۸)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جواب نمبر 1۔ (الف) تعزیہ داری مروجہ ہند دناجائز و بدعت سیئہ و حرام ہے۔ و التفصیل فی اعالی الا فادہ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

(ب) یہ سب بھی ناجائز و حرام قاتل اہل اسلام اور جب یہ ناجائز و حرام ہیں تو ان کی اصل کیا ہو سکتی ہے؟ ہاں اگر سائل کی مراد یہ ہو کہ یہ کس کی نقل ہے کہ جس کی نقل ہو اس کی اصل قرار دی جائے تو نظر غائر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علم اور شدے جو نیزوں اور جھنڈوں کی شکل میں ہوتے ہیں غالباً یزیدی فوج کے اس فعل کی نقل ہے جو انہوں نے کربلا میں ظلم و جفا کے پہاڑ توڑنے کے بعد امام عالی مقام کا سر مبارک نیزوں پر کوفہ کی گلیوں میں بطور شادیانہ و مبارک بادی گھمایا تھا۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب نمبر 2۔ یہ واہیات و خرافات چیزیں سب ناجائز ہیں تو جہاں بھی رکھیں ناجائز ہیں اور مسجد و فنائے مسجد میں بدرجۂ اولیٰ ناجائز اور ان چیزوں کو مسجد سے نکال کر پھینکنے والا ثواب پائے گا کیونکہ اس نے ناجائز چیز کو دفع کیا اور حدیث من رای منکم منکرا الخ پر عمل کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ثم رسولہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

محمد احمد جہانگیر خان غفرلہ ولابویہ المنان
مفتی مرکز اہلسنت منظر اسلام

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تصدیقات علمائے کرام ومفتیان عظام

مظہر اسلام بریلی شریف:

1۔ الجواب صحیح۔ محمد مصطفیٰ رضا خان (مفتی اعظم ہند)

2۔ لقد اصاب من اجاب۔ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی۔

3۔ صح الجواب۔ تحسین رضا غفرلہٗ۔

4۔ الجواب الصحیح۔ محمد اعظم۔

5۔ الجواب صحیح۔ مظفر حسین غفرلہ۔

مناظر اسلام بریلی شریف:

6۔ الجواب صحیح۔ مفتی سید محمد افضل حسین غفرلہ۔

7۔ صح الجواب۔ محمد احسان علی عفی عنہ مظفر پوری۔

8۔ الجواب صواب۔ غلام مجتبیٰ اشرفی۔

9۔ الجواب ھو الجواب۔ سید محمد عارف رضوی نانپاروی۔

10۔ الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ خلیل الرحمٰن رضوی۔

11۔ الجواب صحیح۔ محمد فیض احمد عفی عنہ صدیقی۔

12۔ الجواب صحیح۔ محمد عمر قادری اوجھا گنجوی بستی.

جبل پور:

13۔ ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری بلاشبہ بدعت وممنوعات کا ایسا مجموعہ ہے کہ اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ علماء واعظین مقررین مشائخ طریقت اور سجادہ نشین حضرات کو عملی طور پر اپنے اپنے حلقہ اثر میں اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اور اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کے طریقے سے کام لے کر آہستہ آہستہ مروجہ تعزیہ داری کے بدعات و ممنوعات و محرمات شرعیہ کو مٹانے کی کوشش کریں مفتی صاحب کا یہ جواب بالکل حق وصواب اور واجب العمل بلا ارتیاب ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔ کتبہٗ الفقیر عبد الباقی محمد برہان الحق القادری الرضوی السلامی غفرلہٗ۔

بمبئی:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

14۔ الجواب صحیح وصواب والفاضل المجیب مصیب مثاب۔ فقیر ابو الحسین آل مصطفیٰ القادری البرکاتی النوری غفرلہٗ۔

15۔ الجواب صحیح۔ السید حامد اشرف الاشرفی الجیلانی (کچھوچھوی)

16۔ الجواب صحیح۔ معین الدین دانش غفرلہٗ ٹونکی

17۔ الجواب حق۔ خادم محمد سلیم غفرلہٗ رضوی۔

ملتان۔ پاکستان:

18۔ الجواب صحیح۔ فقیر محمد حسن علی الرضوی القادری غفرلہٗ خادم مدرسہ انوار الرضا میلسی ملتان۔

جاورہ۔ ضلع رتلام:

19۔ الجواب صحیح وصواب واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقیر ابو الطاہر محمد طیب علی قادری غفرلہٗ مفتی شہر جاورہ (رتلام)

مراد آباد:

20۔ تعزیہ علم اور شدے کی اصل کے متعلق عدم تحقیق کی بناء پر میں خاموش و ساکت ہوں اور واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کہہ کر گزر جاتا ہوں اس کے علاوہ جواب میں تحریر کردہ امور کے ساتھ مجھے پورا پورا اتفاق ہے جوابات صحیح ہیں۔ العبد المذنب محمد حبیب اللہ غفرلہٗ النعیمی الاشرفی

21۔ الجواب صحیح۔ محمد یونس عفی عنہ (مہتمم جامعہ نعیمیہ)

22۔ الجواب المجیب فھو الصحیح۔ الفقیر محمد ایوب خان الحبیبی۔

23۔ الجواب صحیح۔ محمد طریق اللہ خادم جامعہ نعیمیہ۔

24۔ الجواب صحیح۔ العبد محمد ہاشم غفرلہٗ

25۔ الجواب صحیح و صواب۔ عبد الحکیم محمدی قادری نعیمی غفرلہٗ۔

مالوہ۔ اندور:

26۔ لقد اصاب من اجاب واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ محمد رضوان الرحمن الفاروقی مفتی مالوہ۔

مظفر پور۔ بہار:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

27۔ الجواب صحیح۔ محمد مطیع الرحمٰن نوری مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرہ۔

28۔ الجواب صحیح بلا ارتیاب ۔ محمد مشتاق احمد غفرلہٗ باتھوی۔

29۔ الجواب صحیح و صواب۔ محمد اطہر حسین باتھوی۔

ناگپور:

30۔ الجواب مصیب۔ محمد عبد الرشید غفرلہٗ (مفتی جامعہ)

31۔ الجواب صحیح۔ محمد حفیظ غفرلہٗ۔

32۔ الجواب صحیح و صواب۔ ابو المجد محمد زین العابدین غفرلہٗ۔

33۔ الجواب صحیح۔ محمد عبد الحکیم رضوی اشرفی۔

34۔ الجواب صحیح۔ محمد شفیع رضوی غفرلہٗ۔

مبارک پور۔ ضلع اعظم گڑھ:

35۔ الجواب صحیح۔ عبد العزیز عفی عنہ صدر المدرسین اشرفیہ۔

36۔ الجواب صحیح۔ عبد الرؤف مدرس اشرفیہ۔

37۔ الجواب صحیح۔ عبد المنان اعظمی (مفتی اشرفیہ)

38۔ صح الجواب۔ محمد یحییٰ غفرلہٗ خادم دار العلوم اشرفیہ۔

امروہہ۔ ضلع مراد آباد:

39۔ الجواب صحیح مع سائر فروعھا و المجیب مصاب۔ فقیر محمد خلیل کاظمی عفی عنہ امروہوی۔

رائے بریلی:

40۔ الجواب صحیح۔ عبد التواب صدیقی پکسرواں رائے بریلی۔

کچھوچھہ شریف:

41۔ اہلسنت و جماعت کے نزدیک تعزیہ داری کہہ کر جن مراسم کو مراد لیا جاتا ہے ان کے منکرات امر منکر ہی ہیں مثلاً اضاعت مال مسلم و اسباب تعیش و تفریح وبیان مکذوبات و اوہام فاسدہ وغیر ذلک اور یہ منکرات ہیں جن کا منکر ہونا منصوص ہے نیز مسجد و فنائے مسجد کو ہر طرح کے تعیش و تفریح کے آلات و اشیاء سے پاک رکھنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین کچھوچہ شریف۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

42۔الجواب صحیح۔سید مظفر حسین کچھوچھوی۔

ٹانڈہ۔ضلع فیض آباد:

43۔الجواب صحیح۔عبدالعزیز اشرفی عفی عنہ۔

44۔ الجواب صحیح۔ فقیر محمد طیب خان غفرلہٗ مدرس مدرسہ منظر حق۔

45۔ الجواب صحیح و صواب۔ محمد قدرت اللہ عارف الرضوی۔

التفات۔گنج۔ضلع فیض آباد:

47۔الجواب صحیح۔عبدالرؤف اشرفی۔

48۔الجواب صحیح۔احقر عبدالمتین ڈھلوی۔

49۔الجواب صحیح۔ محمد جمیل احمد الیارعلوی شمیم بستوی۔

50۔الجواب صحیح۔ محمد سمیع قادری الیارعلوی۔

بلرامپور۔ضلع گونڈہ:

52۔الجواب صحیح۔العبد سخاوت علی رضوی عفی عنہ تنویر الاسلام۔

53۔الجواب صحیح۔نظام الدین عفی عنہ۔

54۔الجواب صحیح۔ محمد ابواللیث عفی عنہ۔

55۔ الجواب صحیح۔ محمد ظہور احمد رضوی عفی عنہ۔

56۔الجواب حق۔ محمد اسمٰعیل اطہر پستوی۔

براؤں شریف ضلع بستی:

58۔ الجواب صحیح۔ محمد صدیق احمد القادری الرضوی۔

59۔ الجواب صحیح۔ غلام جیلانی عفی عنہ (شیخ الحدیث فیض الرسول)

60۔ الجواب صحیح۔ بدرالدین احمد القادری الرضوی۔

61۔الجواب صحیح۔محمد یونس نعیمی اشرفی۔

62۔ قد صح الجواب۔ابوالبرکات العبد محمد نعیم الدین احمد عفی عنہ۔

63۔ لقد اصاب من اجاب۔ جلال الدین احمد امجدی القادری نسیم بستوی۔

65۔الجواب صحیح۔علی حسن النعیمی الاشرفی۔

66۔الجواب صحیح۔محمد حنیف قادری۔

67۔الجواب صحیح۔ محمد محسن چشتی یارعلوی۔

68۔الجواب صحیح۔نور محمد قادری اوجھا گنجوی۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

69۔ الجواب صحیح۔ محمد انوری الحق خادم حضرت شاہ صاحب قبلہ۔

بہاوپور۔ ضلع بستی:

70۔ الجواب صحیح۔ العبد محمد حلیم قادری یار علوی۔

71۔ الجواب حق۔ محمد سمیع اللہ قادری۔

72۔ الجواب صحیح۔ عبد الجبار قادری۔

73۔ الجواب صحیح۔ عبد الجبار قادری چرکھوی۔

بڑھیا۔ ضلع بستی:

74۔ الجواب صحیح۔ محمد صدیق قادری (نیپالی)

75۔ الجواب صحیح۔ عبد الجبار اشرفی مؤی۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

﴿دعائے عاشورہ﴾

یَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا مُغِیْثَ اِبْرَاهِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِی النَّاقَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا نَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ رَحِیْمَهُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَ مَحَبَّتِکَ وَ رِضَاکَ وَ اَحْیِنَا حَیٰوةً طَیِّبَةً وَّتَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَ الْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَ جَدِّهٖ وَ بَنِیْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ ۝

پھر سات بار یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْ اَلْمِیْزَانِ وَ مُنْتَهَی الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰی وَ زِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَیْهِ ۝ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ وَ عَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا نَسْئَلُکَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ وَ هُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ۝ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

﴿ماخذ ومراجع﴾

١۔ **قرآن کریم**

٢۔ **تبیان القرآن**، علامہ غلام رسول سعیدی ، فرید بک استال لاھور

٣۔ **صحيح البخاري**، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي (المتوفى: 256هـ)، مطبعة دار طوق النجاة

٤۔ **صحيح مسلم**، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ)، مطبعة دار إحياء التراث العربي — بيروت

٥۔ **سنن أبي داود**، أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ)، مطبعة المكتبة العصرية، صيدا - بيروت

٦۔ **سنن الترمذي**، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ)، مطبعة شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي — مصر

٧۔ **سنن النسائی**، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: 303هـ)، مطبعة مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب

٨۔ **سنن ابن ماجه**، ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد (المتوفى: 273هـ)، مطبعة دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي

٩۔ **مسند الإمام أحمد بن حنبل**، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)، مطبعة مؤسسة الرسالة

١٠۔ **مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار**، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى: 292هـ)، مطبعة مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

١١۔ **الروض الداني (المعجم الصغير)**، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ)، مطبعة المكتب الإسلامي , بيروت , عمان

١٢۔ **المعجم الكبير**، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ)، مطبعة مكتبة ابن تيمية – القاهرة

١٣۔ **شعب الإيمان**، أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ)، مطبعة مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض

١٤۔ **مشكاة المصابيح**، محمد بن عبد الله الخطيب العمري، أبو عبد الله، ولي الدين، التبريزي (المتوفى: 741هـ)، مطبعة المكتب الإسلامي – بيروت

١٥۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**، أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي، مطبعة دار المعرفة — بيروت

١٦۔ **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**، أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى (المتوفى: 855هـ)، مطبعة دار إحياء التراث العربي

١٧۔ **شرح صحيح مسلم**، علامه غلام رسول سعيدى ، فريد بک استال لاهور

١٨۔ **التبصرة لابن الجوزي**، جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى: 597هـ)، مطبعة دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان

١٩۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**، جمال الدين أبو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد الزيلعي (المتوفى: 762هـ)، مطبعة مؤسسة الريان للطباعة والنشر – بيروت —لبنان

٢٠۔ **كشف الخفاء ومزيل الإلباس**، إسماعيل بن محمد بن عبد الهادي الجراحي العجلوني الدمشقي، أبو الفداء (المتوفى: 1162هـ)، مطبعة المكتبة العصرية

٢١۔ **رد المحتار على الدر المختار**، ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي (المتوفى: 1252هـ)، مطبعة دار الفكر–بيروت

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۲۲۔ **حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح**، أحمد بن محمد بن إسماعيل الطحطاوي الحنفي – توفي 1231 هـ، مطبعة دار الكتب العلمية بيروت — لبنان

۲۳۔ **لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوظائف**، زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامي، البغدادي، ثم الدمشقي، الحنبلي (المتوفى: 795هـ)، مطبعة دار ابن كثير دمشق بيروت

۲٤۔ **العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ**، امام احمد رضا خان قادری– توفي 1340 هـ، مطبعة رضا فاؤنڈیشن لاهور

۲۵۔ **بهار شریعت**، مفتی امجد علی اعظمی، مطبعة مكتبة المدينه كراچی

۲٦۔ **فتاوی عزیزی**(اردو)، شاه عبد العزیز محدث دهلوی، مطبعة ایچ ایم سعید کمپنی

۲۷۔ **فتاویٰ مصطفویه**، مفتی اعظم هند مصطفیٰ رضا خان، مطبعة برکاتی پبلشرز

۲۸۔ **فتاویٰ امجدیه**، مفتی امجد علی اعظمی- مطبعة مكتبه رضویه كراچی

۲۹۔ **فتاویٰ نعیمیه**، مفتی احمد یار خان نعیمی، مطبعة اداره كتب اسلامیه گجرات

۳۰۔ **فتاوی بحر العلوم**، مفتی عبد المنان اعظمی، مطبعة شبیر برادرز لاهور

۳۱۔ **فتاویٰ فیض الرسول**، مفتی جلال الدین احمد امجدی، مطبعة شبیر برادرز لاهور

۳۲۔ **فتاویٰ فقیه ملت**، مفتی جلال الدین احمد امجدی، مطبعة شبیر برادرز لاهور

۳۳۔ **قوت القلوب**(اردو)، امام ابو طالب مکی، مطبعة مكتبة المدينه كراچی

۳٤۔ **جنتی زیور**، علامه عبد المصطفیٰ اعظمی، مطبعة مكتبة المدينه كراچی

۳۵۔ **خطبات محرم**، مفتی جلال الدین احمد امجدی، مطبعة اکبر بک سیلرز لاهور

۳٦۔ **فیضان سنت**، علامه الیاس عطار قادری، مطبعة مكتبة المدينه كراچی

۳۷۔ **شمس المعارف**(اردو)، شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی، مطبعة شبیر برادرز لاهور

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar